بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرضوں کی آخری دو رکعتوں میں قراءت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ چار رکعت فرض کی آخری دو رکعت میں قراءت فرض نہیں، لیکن اگر کوئی قراءت کر لے تو کیا حکم ہے؟

جواب

فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والے دونوں کیلئے سورہ فاتحہ پڑھنا سنت اور افضل ہے، لہذا اگر کوئی ان رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھ لے تو اس نے سنت اور افضل طریقے پر عمل کیا جو کہ بہت خوب ہے۔ البتہ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے میں تفصیل یہ ہے کہ مُنفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کیلئے تو فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بغیر کسی کراہت کے جائز ہے۔ البتہ امام کیلئے اِن رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت ملانا مکروہ تنزیہی ہے یعنی سورت نہ ملانا بہتر ہے، بلکہ اگر امام کا سورت ملانا مقتدیوں کو بھاری لگتا ہو تو اب امام کیلئے سورت ملانا مقتدیوں کے لئے باعث تکلیف ہونے کی وجہ سے گناہ ہے لیکن نماز بہر صورت ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہو گا۔

فرض نماز کی تیسری و چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(واکتفی) المفترض (فیما بعد الأولیین بالفاتحة) فإنها سنة علی الظاهر" ترجمہ: اور فرض پڑھنے والے کو پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لینا کافی ہے، کیونکہ ظاہر قول کے مطابق ان رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 2، صفحہ 270، دار المعرفۃ، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "قوله: (وتسن قراءة الفاتحة فيما بعد الأوليين) يشمل الثلاثي والرباعي" ترجمہ: مصنف کا قول: پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے، اس میں تین رکعت والی اور چار رکعت والی دونوں نمازیں شامل ہیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان سننہا، صفحہ 270، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورۂ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا (خاموش) کھڑا رہا، تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر سکوت نہ چاہیے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 531، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت ملانے سے متعلق ردالمحتار میں ہے : "وفی البحر عن فخر الاسلام أن السورة مشروعة فی الاخریین نفلا وفی الذخیرہ أنه المختار وفی المحیط وھو الاصح اھ والظاھر ان المراد بقوله نفلا الجواز و المشروعیة بمعنی عدم الحرمة فلا ینافی کونه خلاف الاولی کما افادہ فی الحلیة" ترجمہ : اور بحر میں فخر الاسلام سے ہے کہ آخری رکعات میں سورت ملانا نفلی طور پر مشروع ہے ۔ اور ذخیرہ میں ہے کہ یہی مختار ہے ۔ اور محیط میں ہے کہ یہی اصح ہے ۔ اور ظاہر یہ ہے کہ ان کے قول "نفل" سے مراد اس کا جائز ہونا ہے اور مشروع سے مراد عدم حرمت ہے ، لہذا یہ خلافِ اولیٰ ہونے کے منافی نہیں ، جیسا کہ حلیہ میں اس کا افادہ کیا ہے ۔ (ردالمحتار ، جلد 2 ، کتاب الصلاۃ ، مطلب : واجبات الصلاۃ ، صفحہ 186 ، دار المعرفۃ ، بیروت)

سورہ فاتحہ کے بعد سورت ملانا منفرد کیلئے بلا کراہت جائز ہے بلکہ بعض ائمہ نے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے ، اور امام کیلئے مکروہ تنزیہی ہے ، چنانچہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں : "اگر قصداً بھی فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو کچھ مضائقہ نہیں صرف خلاف اولیٰ ہے ، بلکہ بعض ائمہ نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ۔ فقیر کے نزدیک ظاہراً یہ استحباب تنہا پڑھنے والے کے حق میں ہے امام کے لئے ضرور مکروہ ہے بلکہ مقتدیوں پر گراں گذرے تو حرام ۔ "

(فتاوی رضویہ ، جلد 8 ، صفحہ 192 ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں : "والذی یظھر للعبد الضعیف ان سنیة الاقتصار علی الفاتحة انما تثبت عن المصطفی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی الامامة فانه لم یعھد منه صلی اللہ تعالی علیه وسلم صلوۃ مکتوبة الا اماما الا نادرا فی غایة الندرۃ فیکرہ للامام الزیادۃ علیھا لا طالته علی مقتدین فوق السنة بل لو اطال الی حد الاستثقال کرہ تحریما۔ أما المنفرد فقد قال فیه النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فلیطول ماشاء و زیادۃ خیر ولم یعرضه مایعارض خیریته فلا یبعد ان یکون نفلا فی حقه فان حملنا کلام المشائخ علی الامام و کلام الامام فخر الاسلام و تصحیح الذخیرۃ والمحیط علی المنفرد حصل التوفیق وباللہ التوفیق ھذا ماعندی واللہ سبحنه وتعالی اعلم"

(ترجمہ) اس عبد ضعیف پر یہ چیز واضح ہوئی ہے کہ فاتحہ پر اکتفا کرنا نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے امامت کی صورت میں منقول ہے کیونکہ آپ کی فرض نماز جو بھی منقول ہے وہ امام ہونے کی صورت میں ہی ہے البتہ شاذونادر ہی کوئی فرض نماز اس کے علاوہ ہوگی لہذا امام کے لئے فاتحہ پر اضافہ مکروہ ہوگا کیونکہ یہاں مقتدیوں پر سنت سے بڑھ کر طوالت ہوجاتی ہے بلکہ اگر اتنی طوالت کی کہ مقتدیوں پر گراں گزری تو یہ کراہت تحریمی ہوگی ۔ اگر آدمی تنہا نماز ادا کر رہا ہے تو اس میں رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ نماز جتنی لمبی کرنا چاہے کرے ، اور فاتحہ پر اضافہ خیر ہے اور اس کے خیر ہونے کے خلاف کوئی دلیل بھی نہیں تو منفرد کے حق میں اس اضافہ کا نفل ہونا بعید نہیں ، (لہذا) اگر ہم کلام مشائخ کو امام پر اور امام فخر الاسلام اور تصحیح ذخیرہ اور محیط کو منفرد پر محمول کرلیں تو موافقت پیدا ہوجائے گی اور توفیق دینے والا اللہ ہی ہے اور یہ میرے نزدیک ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہی خوب جاننے والا ہے" ۔ (فتاوی رضویہ ، جلد 8 ، صفحہ 195 ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1294

تاریخ اجراء: 27 صفر المظفر 1448ھ/11 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net